جامعہ مدنیہ لاہور — دارالافتاء

حضرۃ مولانا مفتی عبدالواحد
نائب مفتی جامعہ مدنیہ لاہور

||||||||

میں ایک آزاد گھرانے کی عورت تھی۔ میری شادی ایک ایسے گھرانے میں ہوئی جہاں پردے کی پابندی ہے۔ ٹی وی اور نیل پالش ممنوع ہیں۔ میں نے شوہر کی خاطر سب کچھ برداشت کیا۔ اس سال میرے شوہر حج کرنے گئے۔ روضۂ مبارک پر بھی حاضری ہوئی۔ اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ حضورؐ نے فرمایا "تم میری آل میں سے ہو کر کیسی صورت لے کر آئے ہو، داڑھی رکھو۔" تو میرے شوہر نے داڑھی رکھ لی۔ میں چاہتی ہوں کہ وہ داڑھی نہ رکھیں۔ جب بھی ان کی صورت دیکھتی ہوں روتی ہوں اور میری دُنیا ویران سی لگتی ہے۔ آپ یہ بتائیے کہ اگر وہ داڑھی منڈالیں تو کیا کفارہ ہوگا۔ اور کیا میں گناہ گار ہوں گی؟ میری اس بے چینی کا حل بتا کر ممنون فرمائیں۔

ایک پریشان بہن

الجواب باسم ملھم الصواب حامدا ومصلیا

جہاں تک مسئلے کا تعلق ہے تو مرد کے لیے داڑھی رکھنا واجب ہے اور اس کو مونڈنا ناجائز اور گناہ کی بات ہے اور چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے لہٰذا اس میں کسی مخلوق کی دلجوئی یا پسند و ناپسند کی خاطر نافرمانی نہیں کی جا سکتی لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق (جس کام میں خالق کی نافرمانی ہوتی ہو اس میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں کی جائے گی) اور شریعت میں کوئی ایسی صورت بھی نہیں ہے کہ کوئی شخص

داڑھی نہ رکھے اور اس کے متبادل کوئی فدیہ یا کفارہ دیدے۔

آپ کے شوہر نے داڑھی رکھ کر اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم کو پُورا کیا ہے۔ اس کو ناپسند کرتے ہُوئے شوہر سے مطالبہ کرنا کہ وہ داڑھی مونڈ دے یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ کی بات ہے، اور اگر آپ کے شوہر آپ کی بات پر عمل کریں تو یہ بھی بڑے گناہ کی بات ہے۔ خصوصاً جبکہ خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے حکم بھی دیا ہے اور داڑھی نہ رکھنے پر ناپسندیدگی کا اظہار بھی کیا ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ کوئی مسلمان اتنا جری اور بے باک بھی ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم اس کو کسی بات کا حکم دیں اگرچہ خواب ہی میں ہو (کیونکہ خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھنا سچّا ہی ہوتا ہے) اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کے حکم سے سرتابی کرے۔

جہاں تک اس کی آپ کے بچپن سے نفسیاتی الجھن ہونے کا تعلق ہے تو اس کے دو حل ہیں۔ ایک تو وہ ہے جو ہم آگے ذکر کریں گے اور دوسرا وہ ہے جس کو آپ نے اختیار کیا ہے۔

آپ نے جس طریقے کو اختیار کیا ہے وہ الجھن کا حل نہیں ہے بلکہ درحقیقت الجھن کو ناقابلِ شکست سمجھ کر آپ نے یہ سوچا ہے کہ اب آپ کے شوہر کسی طریقے سے داڑھی مونڈھ دیں۔ اگرچہ اس کا کچھ کفارہ ہی دینا پڑے، لیکن اس سے بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہیں۔

۱: آپ کے شوہر جب آپ کی بات نہیں مانیں گے تو آپ کی اُلجھن بدستور باقی رہے گی۔

۲: اس میں یہ خطرہ بھی ہے کہ خود ڈاڑھی کے بارے میں کراہت و ناپسندیدگی دِل میں پیدا ہو، حالانکہ وہ تمام انبیاء علیہم السّلام اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا طریق رہی ہے۔

۳: ڈاڑھی رکھنے سے روکنا یا رکھ کر مونڈھنے کا مطالبہ ہو گا جو بڑے گناہ کی بات ہے کیونکہ اس میں دین کے ایک واضح حکم سے روکنا ہے۔

اب ہم اس کا حل بتاتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ہمت و سمجھ کے ساتھ اس کوفت و الجھن کا مقابلہ کریں۔ یہ کوئی ناممکن بات نہیں۔ حالات کے تحت آدمی کو بہت کچھ تغیرات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ بس ذرا ہمت کی ضرورت ہے۔ کچھ عرصے میں انشاءاللہ یہ الجھن ختم ہو جائیگی

اور ذہن بدل جائے گا۔اس کے لیے مندرجہ ذیل باتوں کو ذہن نشین کرلیں۔

۱ : شریعت کے احکام کا جس طرح مردوں کو حکم ہے اسی طرح عورتوں کو بھی حکم ہے۔ یہ بات نہیں ہے کہ دین و شریعت کے احکام میں عورتیں مردوں کے تابع ہوں کہ اگر مرد کہیں کہ دین کے مطابق کام کرو تو کرلیا اور اگر مرد دین کے خلاف کام بتائیں مثلاً بے پردگی اختیار کرنے کو کہیں یا سر کے بال کٹوانے کو کہیں یا نماز ترک کرنے کو کہیں یا فلم و ٹی وی دیکھنے کو کہیں تو ان کی اطاعت کرلی۔ شریعت نے مردوں کو اس کا اختیار نہیں دیا کہ وہ عورتوں کو خلافِ شرع کاموں کو کرنے کا کہیں۔ اگر وہ کہیں گے تو نافرمان اور گنہگار ہوں گے۔ اسی طرح عورت کو بھی یہ حکم نہیں ہے جو شوہر کو ہے اس پر عمل کرو بلکہ اگر وہ شریعت کا حکم بتائے تو اس پر عمل کرو اور اس کو شوہر کا احسان سمجھو اور اگر وہ خلافِ شریعت حکم کرنے کو کہے تو قطعاً اس کی بات نہ مانو لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق۔ غرض شریعت کا جو بھی حکم ہو عورت کو چاہیئے کہ اس کو اپنی ذمہ داری سمجھے۔

۲ : مرد کے لیے داڑھی اتنی ہی ضروری و اہم ہے جتنے کہ عورت کے لیے سر کے بال۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی کے بڑھانے کو فطرت میں سے شمار کیا ہے۔ اور جو لوگ داڑھی مونڈھتے ہیں وہ فطرت اللہ کو بگاڑتے ہیں۔ قرآنِ پاک میں ہے کہ شیطان نے اللہ تعالیٰ سے کہا تھا کہ میں اولادِ آدم کو گمراہ کروں گا اور میں ان کو حکم دوں گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بگاڑا کریں گے۔ اور داڑھی مونڈھنا بھی اس میں داخل ہے اور یہ تو کافروں، مشرکوں اور مجوسیوں کا شیوہ تھا۔ شاہِ ایران کے قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی داڑھیاں مونڈھی ہوئی اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں۔ آپؐ نے ان کی طرف نظر کرنا بھی پسند نہ کیا اور فرمایا تمہاری ہلاکت ہو تمہیں یہ شکل بگاڑنے کا کس نے حکم دیا ہے۔ وہ بولے کہ یہ ہمارے راجہ یعنی شاہِ ایران کا حکم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیکن میرے الو نے تو مجھے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹوانے کا حکم فرمایا ہے۔ اب اس دور میں آکر مسلمانوں نے بھی کافروں کی دیکھا دیکھی داڑھیاں بھی مونڈھنی شروع کردیں۔ جو چیز فطرت کے مطابق تھی اور چہرے کی زینت تھی اس کو ناپسند

کرنے لگے اور اس کو مولویوں کا کام سمجھ لیا۔ کیا اس سوچ کو بدلنا ضروری نہیں ہے؟ کیا جس چہرے کو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے دیکھنا پسند نہ کیا اور آپ نے اس کو شکل بگاڑنا کہا اور اس پر ہلاکت کی بد دعا دی۔ کیا کسی مسلمان کی غیرت گوارا کرتی ہے کہ اس کو اپنا جیون ساتھی بنائے اور اس کو خوبصورت کہے۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے داڑھی کے متعلق ان فرامین کو جان کر بھی اگر کوئی ایسی بات کرے تو اس کو اپنے اسلام کی خیر منانی چاہیئے۔

۳: پابندی سے کچھ وقت نکال کر اس بات کو سوچا کریں کہ دُنیا کی یہ سب چیزیں خواہ وہ صورتیں ہوں ختم ہو جانے والی ہیں۔ دُنیا میں کسی تکلیف یا بڑھاپے سے یہ سب رونق ختم ہو جائے گی اور مرنے پر قبر تو کچھ نہ چھوڑے گی اور وہ وقت بہر حال جلد آنے والا ہے۔ اس کے بعد پھر یہ خیال کریں کہ آخرت کے مراحل ہیں۔ اگر ہم نے دین کے حکم پر عمل کیا اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شکل پر اپنی شکل بنائی تو اس پر اجر ملے گا ورنہ نہ جانے کتنے سخت اور ناقابلِ برداشت حالات سے گزرنا پڑے۔ اللہ تعالیٰ سب کو صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

بقیہ: معصیت اور اس کے اثرات

جس کو اللہ تعالیٰ اس کے جُرم کی پاداش میں ذلّت نصیب کرے کون ہے جو اسے عزّت کی زندگی عطا کر سکے؟ گناہ گار نے اپنے اخلاق و اعمال سے دُنیا کو متعفّن بنا ڈالا ہے، وہ جدھر جاتا ہے تعفّن پھُوٹ پڑتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قد افلح من زکٰها و قد خاب من دسّٰها (الشمس)

کامیاب ہو گیا جس نے اس (نفس) کو پاک کیا اور نامراد رہا جس نے اسکو گندہ کیا۔

اِنَّ الابرار لفی نعیم و اِن الفجار لفی جحیم (مطففین)

بلا شبہ نیک لوگ نعمتوں میں ہیں اور بدکار لوگ جہنّم میں

آخرت کا جہنّم تو مرنے کے بعد سامنے آئے گا مگر دُنیا میں تو اس کی جھلک نظر آنی چاہیئے تاکہ بندگانِ الٰہی عبرت و بصیرت حاصل کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو معصیت اور اس کے شر سے محفوظ رکھیں۔